بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat

دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت

Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)

Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حقیقی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باتوں کو سمجھنے والے ہوں اور حقیقی محبت الٰہی ہم میں پیدا ہو جائے اور ہمارا ہر عمل اور فعل خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہو۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 18۔مارچ 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد،تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ماں باپ بعض دفعہ تو بچوں کو کسی کام کے کرنے پر سختی سے سرزنش کرتے ہیں بے انتہا سختی کرتے ہیں اور بعض لوگ بچوں کی غلطیوں پر اتنی زیادہ صرفِ نظر کرتے ہیں کہ بچے کو اچھے اور برے کی تمیز مٹ جاتی ہے اور یہ دونوں باتیں بچوں کی تربیت پر برا اثر ڈالتی ہیں۔ زیادہ سختی بات بات پر بلاوجہ اور بغیر دلیل کے روکنا ٹوکنا بچوں کو باغی بنا دیتا ہے اور پھر وہ ایک عمر کے بعد جائز باتوں کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اسی طرح بچے کی ہر معاملے میں ناجائز طرفداری بھی بچوں کی تربیت پر برا اثر ڈالتی ہے۔ خاص طور پر ایسی عمر کے بچے جو بچپن سے نکل کر نوجوانی میں قدم رکھ رہے ہوں ان کو یہ رویے جو ہیں والدین کے خراب کرتے ہیں خاص طور پر باپوں کے۔ پس ایسی عمر میں بچوں کو سمجھانے کے لئے دلیل سے بات کرنی چاہئے اور خاص طور پر اس زمانے میں جبکہ بچوں پر صرف اپنے محدود ماحول کا ہی اثر نہیں ہے بلکہ پورے ملک بلکہ اس سے بھی بڑھ کر پوری دنیا کے ماحول کا اثر ہو رہا ہے۔ ایسے حالات میں باپوں کو خاص طور پر بچوں کی تربیت میں ان باتوں کا خیال رکھنا چاہئے کہ کہاں نرمی کرنی ہے کہاں سختی کرنی ہے کس طرح سمجھانا ہے یہ باپوں کی ذمہ داری ہے صرف ماؤں پہ نہ چھوڑیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کس طرح تربیت فرمایا کرتے تھے اس کا ایک واقعہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔ واقعہ کا ذکر کرتے ہیں تفسیر بیان کر رہے ہیں یہ کون سی چیزیں حلال ہیں اور کونسی طیب ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے مختلف جانور مختلف کاموں کے لئے پیدا کئے ہیں کوئی خوبصورتی کے لئے کہ دیکھنے میں خوبصورت معلوم ہوتا ہے۔ کوئی آواز کے لئے کہ اس کی آواز بہت عمدہ ہے کوئی کھانے کے لئے کہ اس کا گوشت اچھا ہے کوئی دوائی کے لئے کہ اس کے گوشت میں کسی مرض سے صحت دینے کی طاقت ہے صرف جانور اور حلال دیکھ کر اسے کھانا نہیں چاہئے۔ پس بیشک حلال بھی ہے طیب بھی ہے لیکن پھر دیکھنے والی چیز یہ ہو گی کہ زیادہ فائدہ کس کا ہے۔ اپنے فائدے پر بنی نوع کے فائدے کو ختم کرنا ہو گا یا بنی نوع کے فائدے کو اپنے فائدے پر ترجیح دینی ہو گی کیونکہ ان کے کھانے کی وجہ سے انسان بعض اور فوائد سے محروم رہ جائیں گے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مجھے بچپن ہی میں یہ سبق سکھایا گیا تھا۔ میں بچپن میں ایک دفعہ ایک طوطا شکار کر کے لایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دیکھ کر کہا کہ محمود! اس کا گوشت حرام تو نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کھانے کے لئے ہی پیدا نہیں کیا۔ بعض خوبصورت جانور دیکھنے کے لئے ہیں کہ انہیں دیکھ کر آنکھیں راحت پائیں بعض جانوروں کو عمدہ آواز دی ہے کہ ان کی آواز سن کر کان لذت حاصل کریں۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسان کی ہر حس کے لئے نعمتیں پیدا کی ہیں وہ سب کی سب چھین کر زبان ہی کو نہ دے دینی چاہئیں۔

پس یہ خوبصورت انداز جو تربیت کا ہے نہ صرف دل پر اثر کرنے والا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو بھی ذہن میں بٹھانے والا ہے کہ حلال اور طیب تو کھاؤ لیکن اس میں بھی احتیاط ہونی چاہئے۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان کردہ بعض اور واقعات بھی پیش کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دنیا سے بدعات کو دور کرنے اور اسلام کی خوبصورت تعلیم دکھانے آئے تھے۔ پس جب آپ کا یہ مشن تھا تو کس طرح یہ ممکن ہے کہ آپ کی اپنی ذات سے کسی قسم کی بدعت کے پھیلنے کا احتمال ہو یا بدعت پھیلانے والے ہوں (نعوذ باللہ) حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنی تصویر کھچوائی لیکن جب ایک کارڈ آپ کی خدمت میں پیش کیا گیا جس پر آپ کی تصویر تھی پوسٹ کارڈ تھا تو آپ نے فرمایا کہ اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور جماعت کو ہدایت فرمائی کہ کوئی شخص ایسے کارڈ نہ خریدے نتیجہ یہ ہوا کہ آئندہ کسی نے ایسا کرنے کی جرأت نہ کی لیکن آجکل پھر بعض جگہوں پر بعض ٹویٹس میں واٹس ایپ پہ میں

نے دیکھا ہے کہ لوگ کہیں سے کارڈ یہ نکال کر تو پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں پرانے کارڈ میں کسی زمانے میں ہوئے اور کہیں یا اپنے بزرگوں سے لئے یا کسی دوکان سے بعضوں نے خریدے پرانی کتابوں کی دوکانوں سے۔ تو یہ غلط طریق ہے اس کو بند کرنا چاہئے۔ تصویر آپ نے اس لئے کھچوائی تھی کہ دور دراز کے لوگ اور خاص طور پر یورپین لوگ جو چہرہ شناس ہوتے ہیں وہ آپ کی تصویر دیکھ کر سچائی کی تلاش کریں گے اس کی جستجو کریں گے لیکن جب آپ نے دیکھا کہ کارڈ پر تصویر شائع کر کے کاروبار کا ذریعہ یہ لوگ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں یا نہ بنا لیں کہیں جب آپ نے محسوس کیا کہ اس سے بدعت نہ پھیلنی شروع ہو جائے یہ بدعت پھیلنے کا ذریعہ نہ بن جائے تو آپ نے سختی سے اس کو روک دیا بلکہ بعض جگہ آپ فرمایا کہ ان کو ضائع کروا دیا جائے۔ پس وہ لوگ جو بعض لوگ جو تصویروں کا کاروبار کرتے ہیں جنہوں نے تصویروں کو کاروبار کا ذریعہ بنایا ہوا ہے اور بے انتہا قیمتیں اس کی وصول کرتے ہیں ان کو توجہ کرنی چاہئے۔ پھر بعض ایسے بھی ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر میں بعض رنگ بھر دیتے ہیں حالانکہ کوئی coloured تصویر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہیں ہے یہ بھی بالکل غلط چیز ہے اس سے بھی احتیاط کرنی چاہئے۔
اسی طرح خلفاء کی تصویروں کے غلط استعمال ہیں ان سے بھی بچنا چاہئے۔ ایک دفعہ سینما اور بائی سکوپ کے بارے میں ایک شوریٰ میں بحث چل گئی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے تو اس پر آپ نے فرمایا کہ یہ کہنا کہ سینما یا بائی سکوپ یا فونوگراف اپنی ذات میں برا ہے صحیح نہیں۔ فونوگراف خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سنا ہے بلکہ اس کے خود آپ نے ایک نظم لکھی اور پڑھوائی اور پھر یہاں کے ہندوؤں کو بلوا کر وہ نظم سنائی۔ یہ وہ نظم ہے جس کا ایک شعر یہ ہے کہ

ڈھونڈو خدا کو دل سے نہ لاف و گزاف سے　　　　آواز آ رہی ہے یہ فونوگراف سے

پس سینما اپنی ذات میں برا نہیں۔ لوگ بڑا سوال کرتے ہیں کہ وہاں جانا گناہ تو نہیں ہے یہ اپنی ذات میں برا نہیں ہے بلکہ اس زمانے میں اس کی جو صورتیں ہیں وہ مخرب اخلاق ہیں۔ اگر کوئی فلم کلی طور پر تبلیغی یا تعلیمی ہو اور اس میں کوئی حصہ تماشا وغیرہ کا نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ کوئی ڈرامے بازی نہ ہو۔ آپ مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میری یہی رائے ہے کہ تماشا تبلیغی بھی ناجائز ہے غلط طریق ہے۔ پس اس بات سے ان لوگوں پر واضح ہو جانا چاہئے جو یہ کہتے ہیں کہ ایم۔ ٹی۔ اے پر اگر پروگراموں میں بعض دفعہ میوزک آ جائے تو کوئی حرج نہیں یا وائس آف اسلام ریڈیو ہے شروع ہوا ہے اس پر بھی آ جائے تو کوئی حرج نہیں۔ ان باتوں اور ان بدعات کو ختم کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئے تھے۔ ہمیں اپنی سوچوں کو اس طرف ڈھالنا ہو گا جو آپ علیہ السلام کا مقصد تھا۔ نئی ایجادات سے فائدہ اٹھانا حرام نہیں نہ بدعات ہیں یہ لیکن ان کا غلط استعمال بدعت بنا دیتا ہے۔ بعض لوگ یہ تجویزیں بھی دیتے ہیں کہ ڈرامے کے رنگ میں تبلیغی پروگرام یا تربیتی پروگرام بنائے جائیں تو ان کا اثر ہو گا۔ انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ ایک غلط بات میں اگر آپ داخل ہوں گے یا کوئی بھی غلط بات اپنے پروگراموں میں داخل کریں گے تو سو قسم کی بدعات کچھ عرصے بعد خود بخود داخل ہو جائیں گی۔ غیروں کے نزدیک تو شاید قرآن کریم بھی میوزک سے پڑھنا جائز ہے لیکن ایک احمدی نے بدعات کے خلاف جہاد کرنا ہے اس لئے ہمیں ان باتوں سے بچنا چاہئے اور بچنے کی بہت کوشش کرنی چاہئے۔ جب یہ بدعات پھیلتی ہیں تو سوچیں بھی اسی طرح تبدیل ہو جاتی ہیں۔ ڈاکٹروں کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ ہندوستانی ڈاکٹروں میں سے ننانوے فیصد ایسے ہیں جو دوسرے سے مشورے کو بھی اپنی ہتک سمجھتے ہیں۔
حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قاعدہ تھا اور خود میں بھی جب 1918ء میں بیمار ہوا ہوں تو میں نے بھی ایسا ہی کیا کہ طبیب اور ڈاکٹر سب جمع کر لئے اور ڈاکٹروں کی دوائی بھی کھاتا تھا اور طبیبوں کی بھی کیا معلوم اللہ تعالیٰ کس سے فائدہ دے دے۔ اگر کوئی ڈاکٹر اپنے آپ کو خدا سمجھتا ہے تو سمجھے ہم تو اسے بندہ ہی سمجھتے ہیں۔

بعض دفعہ عام جڑی بوٹیوں کا علاج کرنے والے لوگ باقاعدہ طبیب بھی نہیں بعض نسخے ان کے پاس آ جاتے ہیں اور وہ علاج کرتے ہیں اور بہترین علاج کرتے ہیں مریض کے۔ وہاں جہاں بعض دفعہ ڈاکٹر فیل ہو جاتے ہیں کوئی علاج کارگر نہیں ہوتا وہاں ان کے یہ علاج یا ٹونے ٹوٹکے کام آ جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ سید احمد نور صاحب کابلی کے ناک پر زخم تھا انہوں نے کئی علاج کروائے۔ لاہور کے میو ہسپتال بھی گئے۔ ایکسرے کرا کر علاج کرایا کہ کیا وجہ ہے پتا لگے مگر زخم اور بھی خراب ہوتا گیا۔ آخر وہ پشاور گئے وہاں ایک نائی سے علاج کرایا۔ اس نے صرف تین روز دوائی استعمال کروائی اور زخم اچھا ہو گیا تو آپ فرماتے ہیں کہ اب ایسے ماہرین موجود ہیں جن کو ایسے ایسے چٹکے آتے ہیں کہ اگر انہیں زندہ رکھا جائے تو اس سے آگے کئی نئے چٹکے جاری ہو سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سنایا کرتے تھے کہ ایک نائی تھا جسے ایسی مرہم کا علم تھا جس سے بڑے بڑے زخم خراب زخم بھی اچھے ہو جاتے تھے۔ لوگ دور دور سے اس کے پاس علاج کروانے کے لئے آتے تھے۔ اس کا بیٹا اس کا نسخہ پوچھتا تو وہ جواب دیتا کہ اس کے جاننے والے دنیا میں دو نہیں ہونے چاہئیں۔ پس میرے پاس ہے علم یہیں رہے

گا بیٹے کو بھی نہیں بتانا۔ آخر وہ بوڑھا ہو گیا اور سخت بیمار ہوا تو اس کے بیٹے نے کہا کہ اب تو بتا دیں۔ زندگی کا پتا کچھ نہیں۔ وہ کہنے لگا کہ اچھا اگر تم سمجھتے ہو کہ میں مرنے لگا ہوں تو بتا دیتا ہوں مگر پھر کہنے لگا کہ کیا پتا میں اچھا ہی ہو جاؤں اس لئے پھر بتانے سے رک گیا اور چند گھنٹوں کے بعد اس کی جان نکل گئی اور اس کا بیٹا بیچارہ پوچھتا رہ گیا فن سے محروم رہ گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ بخل ترقی کا نہیں بلکہ ذلت و رسوائی کا موجب بنتا ہے اس لئے ایسے معاملوں میں علم کے معاملے میں بخل نہیں کرنا چاہئے اس کو پھیلانے کی کوشش کرنی چاہئے۔ ان پیشوں اور فنون کا سکھانا مضر نہیں بلکہ مفید ہے اس سے علم ترقی کرتا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ یہ فنون خصوصاً مردہ فنون کو ترقی دی جائے۔ پس کہیں تکبر کا باعث بن رہے ہوتے ہیں ڈاکٹر دوسرے کے لئے اس تکبر کی وجہ سے تکلیف کا باعث بن رہے ہوتے ہیں اور کبھی جہالت جو ہے وہ علم کا خاتمہ کر دیتی ہے اور پھر وہ فائدہ جو دنیا کو پہنچ رہا ہوتا ہے اس سے دنیا محروم رہ جاتی ہے تو یہ غیر ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ملکوں میں عام چیز ہے وہاں۔ جماعت احمدیہ کو خاص طور پر اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ اس جہالت کو دور کریں۔ انسان کی مختلف طبائع ہوتی ہیں بعض اخلاص میں بڑھے ہوئے ہوتے ہیں اور ہر بات کو شرح صدر سے مانتے ہیں بعض جلد باز ہوتے ہیں نیت بد نہ بھی ہو تب بھی اعتراض کر دیتے ہیں یا ایسے رنگ میں بات کرتے ہیں جس میں اعتراض کا رنگ ہو۔ ایسے ہی لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں ایک دفعہ ایسی ہی دو مختلف طبیعتوں کا اجتماع ہو گیا یعنی اکٹھے ایک جگہ ہو گئے۔ 4/اپریل 1905ء کو جو خطرناک زلزلہ آیا اس موقع پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو زلازل کے متعلق کثرت سے الہامات ہوئے۔ بہت کثرت سے الہامات ہوئے کہ اب زلزلے آئیں گے تو آپ خدا تعالیٰ کے کلام کا ادب اور احترام کرتے ہوئے اپنے باغ میں تشریف لے گئے۔ کئی بیوقوف اس وقت بھی یہ کہہ دیا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام طاعون سے ڈر کر باغ میں چلے گئے ہیں۔ حالانکہ طاعون کے ڈر سے حضرت مسیح موعودؑ نے بھی اپنا گھر نہیں چھوڑا۔

پس جلد باز طبیعت بعض دفعہ بغیر سوچے سمجھے اعتراض کی بات کر دیتی ہے اور اس سے دوستوں کو بچنا چاہئے۔ خطبہ الہامیہ کے دوران حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جس طرح دیکھا اسے بیان کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ مجھے خوب یاد ہے گو میں چھوٹی عمر میں ہونے کی وجہ سے عربی نہ سمجھ سکتا تھا مگر آپ کی ایسی خوبصورت اور نورانی حالت بنی ہوئی تھی کہ میں اول سے آخر تک برابر تقریر سنتا رہا حالانکہ ایک لفظ بھی نہ سمجھ سکتا تھا۔

مسجد مبارک قادیان کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے یہ واقعہ بیان فرمایا کہ بعض دوستوں نے عرض کیا کہ خطبہ الہامیہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا جو اشتہار شامل ہے اس سے معلوم نہیں ہوتا کہ مسجد مبارک کون سی ہے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے خطبہ الہامیہ منگوا کر وہ اشتہار پڑھا اور سمجھایا کہ اس سے مراد یہی مسجد ہے جو حضرت مسیح موعود نے بنائی ہے اور پھر حسب ذیل یہ روایت آپ نے بیان فرمائی کہ ایک دفعہ ام المؤمنین بیمار ہو گئیں اور قریباً 40 روز تک بیمار رہیں۔ ایک دن حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس مسجد کے متعلق الہام ہے۔ اس کے تو مختصر الفاظ آپ نے بیان کئے ہیں اصل الہام اس طرح ہے کہ **مبارِكٌ و مبارَكٌ و كل امر مبارَكٍ يجعل فيه**۔ کہ آپ نے فرمایا کہ یہ الہام ہے تو چلو کیونکہ یہ الہام ہے اس مسجد کے بارے میں اس میں چل کر دوائی دیتے ہیں۔ حضرت اماں جان کو وہاں جا کر دوائی دیتے ہیں مسجد میں تو آپ نے وہاں آ کر دوا پلائی اور دو گھنٹے کے اندر ام المؤمنین اچھی ہو گئیں۔ ڈاکٹروں کو ایک نصیحت کہ دین کی خدمت کرنے کا انہیں حق ادا کرنی چاہئے فرماتے ہیں کہ بیماروں پر حق اور صداقت کا اثر بہت جلدی ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے ایک ڈاکٹر نے پوچھا میں کیا خدمت کر سکتا ہوں دین کی۔ آپ نے فرمایا کہ آپ بیماروں کو تبلیغ کیا کریں۔ یہ بہت اچھا موقع ہوتا ہے کیونکہ بیمار کا دل نرم ہوتا ہے۔

پس یہ سوچ اس زمانے کے ڈاکٹروں کو بھی رکھنی چاہئے اور یہی سوچ اور عمل پھر دنیا کمانے کے ساتھ دین کی خدمت کا موقع دے کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا بھی بنائے گا۔ پردے کا مسئلہ آجکل یہاں مغربی ممالک میں بڑے زور و شور سے اٹھایا جاتا ہے عورت کے حقوق کے نام پر یا دہشت گردی کو ختم کرنے کے نام پر یا بلاوجہ اسلام پر اعتراض کرنے کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اس کے مختلف پہلوؤں کو بیان کیا ہے کہ کس طرح کا پردہ کرنا چاہئے کن حالات میں کرنا چاہئے اس میں عورت کی زینت کے ظاہر ہونے کے بارے میں بھی یہ فرمایا ہے کہ **الا ما ظهر منها**۔ اس کی وضاحت کرتے ہوئے اور اس حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو ارشاد ہے وہ پیش کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ **الا ما ظهر منها**۔ کے یہ معنی ہیں کہ وہ حصہ جو آپ ہی آپ ظاہر ہو اور جسے کسی مجبوری کی وجہ سے چھپایا نہ جا سکے خواہ یہ مجبوری بناوٹ کے لحاظ سے ہو یعنی بناوٹ یہ نہیں کہ ظاہری بناوٹ بلکہ جسم کی بناوٹ جیسے قد ہے کہ یہ بھی ایک زینت ہے مگر اس کو چھپانا ناممکن ہے اس لئے اس کو ظاہر کرنے سے شریعت نہیں روکتی یا بیماری کے لحاظ سے ہو کہ کوئی حصہ جسم علاج کے لئے ڈاکٹر کو دکھانا پڑے تو وہ بھی ظاہر کیا جا

سکتا ہے۔پس اسلام نے آزادی بھی قائم کی ہے اور حدود بھی قائم کی ہیں کھلی چھٹی نہیں دے دی۔بعض مجبوریوں کی وجہ سے اجازت ہے کہ پردے کو کم کیا جاسکتا ہے کم معیار کا کیا جاسکتا ہے لیکن ساتھ ہی بلاوجہ کوئی ناجائز طور پر کہ اسلامی حکموں کو چھوڑنا اس سے بھی منع فرمایا ہے۔آزادی کے نام پر بے حیائی نہیں رکھی اسلام نے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تفقہ فی الدین کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اسلامی مسائل کی بنیاد تفقہ پر ہے ان کے اندر باریک حکمتیں ہوتی ہیں اور جب تک ان کو نہ سمجھا جائے انسان دھوکہ کھا کر بعض دفعہ گمراہی کی طرف نکل جاتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ایک دفعہ کسی مجلس میں بیان فرمایا کہ انسان اگر تقویٰ سے کام لے تو چاہے سو شادیاں کرلے۔ایک زمانے میں یہ مسئلہ بھی زیر بحث آیا۔حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا۔چار بیویوں کی حد بندی شریعت سے ثابت نہیں اور ابوداؤد کی ایک روایت بھی پیش کی جس میں لکھا تھا کہ حضرت امام حسن کے اٹھارہ یا انیس نکاح ہوئے۔حضرت مولوی صاحب نے یہ حوالہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو دکھانے کے لئے بھیجا۔حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ مولوی صاحب سے جا کر پوچھو کہ یہ کہاں لکھا ہے کہ یہ ساری بیویاں ایک ہی وقت میں تھیں۔پھر یہ مسئلہ ختم ہو گیا ہے کہ چار سے زیادہ شادیاں بھی بہرحال نہیں ہوسکتیں اور اس میں بھی شرائط ہیں اور تقویٰ سب سے بڑی شرط ہے۔امام کی آواز پر لبیک کہنا اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔امام کی آواز کے مقابلے میں افراد کی آواز کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔تمہارا فرض ہے کہ جب بھی تمہارے کانوں میں خدا تعالیٰ کے رسول کی آواز آئے تم فوراً اس پر لبیک کہو اور اس کی تعمیل کے لئے دوڑ پڑو کہ اسی میں تمہاری ترقی کا راز مضمر ہے۔بلکہ اگر انسان اس وقت نماز پڑھ رہا ہو تب بھی اس کا فرض ہے کہ وہ نماز توڑ کر خدا تعالیٰ کے اسول کی آواز کا جواب دے۔بعض لوگوں نے اس پر اعتراض کیا تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ آیت پڑھی کہ لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا ؕ قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ يَتَسَلَّلُوْنَ مِنْكُمْ لِوَاذًا ۚ فَلْيَحْذَرِ الَّذِيْنَ يُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِهٖۤ اَنْ تُصِيْبَهُمْ فِتْنَةٌ اَوْ يُصِيْبَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ﴿۶۳﴾ ۔ کہ تمہارے درمیان رسول کا تمہیں بلانا اس طرح نہ بناؤ جیسے تم ایک دوسرے کو بلاتے ہو اونچی آوازوں میں یا سمجھتے ہو کہ بلایا آواز جواب دے دیا یا نہ دیا۔اللہ تعالیٰ یقیناً ان لوگوں کو جانتا ہے جو تم میں سے نظر بچا کر چپکے سے نکل جاتے ہیں پس وہ لوگ جو اس کے حکم کی مخالفت کرنے والے ہیں وہ اس بات سے ڈریں کہ انہیں کوئی ابتلاء آجائے یا دردناک عذاب آپہنچے۔تو اسی طرح ایک دوسری جگہ آیا ہے کہ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۔کہ اے مؤمنو! تم اللہ اور اسکے رسول کی بات سننے کے لئے فوراً حاضر ہو جایا کرو جبکہ وہ تمہیں زندہ کرنے کے لئے پکارے۔

بہرحال نبی کی آواز پر فوراً لبیک کہنا ایک ضروری امر ہے بلکہ ایمان کی علامتوں میں سے ایک بڑی بھاری علامت ہے۔ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کے حکموں پر چلتے ہوئے کریں۔لوگوں کو خوش کرنے کے لئے نہیں کام کرنا چاہئے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک دفعہ ایک مجلس میں کسی نے عرض کیا کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگ داڑھیاں منڈواتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اصل چیز تو محبت الٰہی ہے جب ان لوگوں کے دلوں میں محبت الٰہی پیدا ہو جائے گی تب خود بخود یہ لوگ ہماری نقل کرنے لگ جائیں گے۔

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم حقیقی طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی باتوں کو سمجھنے والے ہوں اور حقیقی محبت الٰہی ہم میں پیدا ہو جائے اور ہمارا ہر عمل اور فعل خدا تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ہو۔خطبہ کے آخر میں حضور انور نے مکرم عبدالنور جابی صاحب آف سیریا کی شہادت کی تفصیل بیان فرمائی اور موصوف کے اوصاف حمیدہ کا ذکر فرمایا اور نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔☆......☆

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 18th March 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB